هفت روزہ

خدام الدین لاہور

بانی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۹ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ
۱۷ اگست ۱۹۸۲ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار حسین اسعد قادری

قرضدار کو مہلت دینا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائینگے

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اس کو محفوظ رکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا اور اپنے کارندے سے کہہ رہا تھا کہ جب تو کسی تنگدست کے پاس جائے تو اس سے درگذر کر شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر (گناہ) معاف فرمائے۔ چنانچہ (مرنے) کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف کر دے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابومسعود بدریؓ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے حضرات میں ایک شخص کا اس کے مرنے کے بعد حساب لیا گیا۔ اس کی کوئی نیکی نہ ملی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگوں سے تجارتی میل جول رکھتا تھا اور خود مالدار تھا اور اپنے غلاموں کو اس نے حکم دے رکھا تھا کہ تنگ دست قرضدار سے درگذر کرنا (چنانچہ) اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کے زیادہ مستحق ہیں (چنانچہ فرشتوں سے فرمایا) کہ اس شخص سے درگذر کرو (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا دنیا میں تُونے کیا عمل کئے۔ فرمایا۔ چونکہ بندے اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے (لہٰذا) اس نے (صاف صاف) عرض کیا اے میرے رب! تُونے اپنے پاس سے جو مال دیا تھا میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور درگذر کرنا میری عادت تھی جو مالدار ہوتا اس سے نرمی کرتا اور جو تنگدست ہوتا اس کو معاف کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ایسا کرنے کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں۔ میرے بندہ سے درگذر کرو یہ حدیث سن کر حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت ابومسعود انصاریؓ کہنے لگے کہ ہم نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے

(باقی ۲۶ پر)

نقطۂ نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین

جلد ۳۰ شمارہ ۶

رئیس الادارہ
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

بدل اشتراک
فی کاپی: -/۲ روپے
پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے



حج سیمینار کے نام پر

گذشتہ دنوں لاہور کے ایک ہوٹل میں قومی حج سیمینار کے عنوان سے مختلف سیاسی راہ نماؤں اور معزز حضرات کا ایک اجتماع ہوا جس میں بظاہر حرمین شریفین میں حجاج کو درپیش مشکلات اور حج کی ادائیگی میں مبینہ رکاوٹوں کے حوالہ سے گفتگو کی گئی لیکن سیمینار کی آخری نشست کے اعلانات اور قراردادوں کی جو تفصیل سامنے آئی ہے اس نے یہ راز طشت از بام کر دیا کہ اس سیمینار کا انعقاد حج کے مقدس فریضہ یا حجاج کرام کو درپیش مشکلات کا حل تلاش کرنے کے لئے نہیں بلکہ حرمین شریفین کے بارے میں بعض مخصوص مذہبی گروہوں کے تعصبات کے اظہار اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس شہروں کو فرقہ وارانہ کشیدگی کی آماجگاہ بنانے کی منظم بین الاقوامی کوششوں کو آگے بڑھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سیمینار میں منظور کردہ بعض قراردادوں کی تلخی اور ترشی کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیمینار میں شریک بعض راہ نما بھی ان قراردادوں سے لاتعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

حرمین شریفین کی خدمت و انتظام ایک عرصہ سے سعودی حکومت کے حوالہ ہے اور سعودی حکومت کے فقہی مسلک سے اختلاف اور بعض انتظامی شکایات کے باوجود ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سعودی حکمران مناسب طور پر حرمین شریفین کی خدمت و انتظام کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ

ناشر مولانا عبیداللہ انور • مقام اشاعت: شیرانوالہ گیٹ لاہور • مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ہو رہے ہیں۔

مگر پاکستان اور بیرون پاکستان کے کچھ مذہبی عناصر جنہیں عالم عرب میں سعودی حکومت کے سیاسی مخالفین کی پشت پناہی اور تعاون حاصل ہے۔ کچھ عرصہ سے حرمین شریفین کے انتظام و انصرام کے حوالے سے سعودی حکومت کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا اور محاذ آرائی میں مصروف ہیں اور یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار دے کر ان کا انتظام مسلم ممالک کے نمائندوں کی کونسل کے حوالہ کر دیا جائے اور ان مقدس شہروں میں بھی وہ متنازعہ محافل منعقد کرنے کی اجازت دی جائے جو پاکستان میں فرقہ وارانہ تنازعات اور کشیدگی کا مستقل عنوان بنی ہوئی ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ مذکورہ قومی حج سیمینار بھی اسی مہم کا ایک حصہ ہے۔

ہم سعودی حکومت کی وکالت نہیں کر رہے اور خود ہمیں بھی اس ضمن میں سعودی حکومت کی متعدد پالیسیوں سے اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار دینے کے مطالبہ کی حمایت کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اوّلاً اس لئے کہ اس مطالبہ کا پس منظر سیاسی ہے اور اس کے ڈانڈے اس عالمی لابی سے ملتے ہیں جو سعودی دشمنی کے عنوان سے عالم عرب اور عالم اسلام میں سرے سے دینی قوتوں ہی کی نفی کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

ثانیاً اس لئے کہ ہم اپنے معاشرہ میں فرقہ وارانہ کش مکش اور گروہی تنازعات کی شدت اور اس کے نتائج و عواقب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کش مکش اور کشیدگی سے لادینی قوتیں جس ہوشیاری کے ساتھ فائدہ اٹھا رہی ہیں وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اس لئے ہم ایک لحظہ کے لئے بھی یہ بات برداشت نہیں کر سکتے کہ حرمین شریفین بھی ہماری طرح فرقہ وارانہ کشیدگی اور گروہی جنگ کا اکھاڑہ بنے۔

ثالثاً اس لئے کہ فرقہ وارانہ جھگڑوں کے ستائے ہوئے اور گروہی کشیدگی سے اکتائے ہوئے مسلمانوں کو حرمین شریفین میں ہی ایک ایسا ماحول ملتا ہے جہاں وہ کسی قسم کے جھگڑے اور تنازعہ کے بغیر اپنے اپنے طریقہ کے مطابق عبادت کرتے ہیں اور انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ اپنے مالک کی بندگی کرتے ہیں اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلے شہر قرار دینے کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مسلمانوں کو عبادت کے اس سکون سے بھی محروم کر کے حرمین شریفین میں فرقہ وارانہ جنگ و جدل کا بازار گرم کر دیا جائے۔

بنا بریں ہم مذکورہ قومی حج سیمینار کی قراردادوں اور اعلانات کی شدید مخالفت کرتے ہوئے انہیں حرمین شریفین کے تقدس اور عالم اسلام کی وحدت کی وحدت کے منافی قرار دیتے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے سنجیدہ راہ نماؤں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایسے عناصر کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی اور ہر ایسی مہم کی مذمت کریں جس کا نتیجہ قوم کو کسی بھی سطح پر فرقہ وارانہ تنازعات میں الجھا کر لادین عناصر کے ہاتھ مضبوط کرنا ہو۔

سیّد ریاض الحسن گیلانی پر قاتلانہ حملہ

سید ریاض الحسن گیلانی سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ہیں۔ اور دینی مقدمات کی پیروی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے وفاقی شرعی عدالت میں قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈی ننس کے خلاف رٹ کی سماعت کے دوران حکومت کے وکیل کی حیثیت سے اہل اسلام کے مؤقف کی خوبی کے ساتھ ترجمانی کی ہے۔ یہ رٹ قادیانیوں

(باقی ۱۸ پر)

ضبط و ترتیب : ادارہ

مجلسِ ذکر

اپنی کمزوریاں دُور کریں

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم

محترم حضرات! ایک طویل حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد میں لوگوں کے حلقہ کے پاس سے گذرے تو ان سے پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم یہاں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے سچ بتاؤ کہ واقعی یہاں بیٹھنے سے تمہارا یہی مقصد ہے؟ انہوں نے کہا۔ بخدا واقعی ہم اسی لئے بیٹھے ہیں اور اس کے سوا ہمارا کوئی مقصد نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے کسی شک کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دلائی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کے ایک عمل مبارک کو دہرایا ہے ـــــ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ علیہم الرضوان کے ایک حلقہ کے پاس سے گذرے تو ان سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اور ہدایت کی توفیق دینے پر اس کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا۔ کیا واقعی تمہیں اسی چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں، بخدا اس کے علاوہ ہمارا کوئی مقصد نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے کسی شک کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دلائی۔ بلکہ ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بتلایا کہ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کر رہے ہیں"۔

یہ طویل روایت امیرالمومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالےٰ نے نقل فرمائی ہے۔ اور اس سے ذکر الٰہی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

ذکر کے متعلق اکثر و بیشتر بیان ہوتا رہتا ہے اس سے بڑھ کر نہ سعادت کی کوئی بات ہے نہ فضیلت کی۔

ایک حدیث میں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں میں ان کا دوست ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا اور جب وہ بالشت بھر چل کر میری طرف آتا ہے تو میں گز بھر چل کر اس کی طرف آتا ہوں مزید فرمایا کہ بندہ جب میری یاد میں گھل جاتا ہے تو میں اس کے اعضا بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا، سنتا اور بولتا ہے۔ اسی کے متعلق ارشاد ہے

"گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

میرے عزیز دوستو اور بزرگو! ذکر الٰہی کی ان برکات سے محرومی اس وقت ہوتی ہے جب اس کے آداب کا لحاظ و خیال نہ کیا جائے اور جب خالص اعتقاد اور توجہ کے ساتھ اس کی یاد ہو چاہے وہ تلاوت قرآن کی شکل میں ہو، کلمہ طیبہ کی شکل میں ہو، درود و استغفار کی شکل میں ہو۔ اس کی برکات بہرحال سامنے آتی ہیں۔ قرآن خدا کا سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر

(باقی ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : ادارہ

حیاتِ مبارکہ کے آخری غزوات

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبیداللہ انور مدظلہم ○

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (الآیہ)

محترم حضرات و معزز خواتین !

آج کی صحبت میں غزواتِ نبوی کے ضمن میں آخری گفتگو ہو گی اور حیاتِ مبارکہ کے آخری غزوات کا ذکر ہوگا۔

غزواتِ نبوی کی تعداد کہیں زیادہ ہے لیکن چونکہ ہمارا مقصد صرف قرآن عزیز کی روشنی میں سیرت مقدسہ کے مختلف گوشوں کا ذکر مقصود تھا اس لئے اس قدر اختصار سے کام لیا گیا۔

غزوۂ خیبر

حدیبیہ کے بعد یہ واقعہ پیش آیا۔ اہل سیرت نے اس کی تاریخ محرم صفر ۷ھ مطابق مئی جون ۶۲۸ء لکھی ہے اور اس کا تعلق یہود سے ہے۔ مدینہ منورّہ کے شمال میں شام کی جانب قریباً ۲۰۰ میل کے فاصلے پر یہ بستی واقع ہے یہاں یہود کے کئی مستحکم قلعے تھے۔ مدینہ سے یہ لوگ نکالے گئے تو یہاں بس گئے۔ ان کے جرائم کا سلسلہ لامتناہی تھا۔ اس لئے تادیب ضروری تھی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ واصحابہ وسلم خود اپنی قیادت میں لشکر لے کر گئے۔ کئی دن کے محاصرہ کے بعد سارے قلعے فتح ہو گئے اور مسلمانوں کو بہ کثرت مال غنیمت حاصل ہوا۔

قرآن کریم میں اشاراتی زبان میں اس غزوہ کے متعلق گفتگو ہے منافقین کی فطرت کے پیشِ نظر ان کے متعلق پیشگوئی کا سورۃ الفتح میں ذکر ہے :-

”(یہ پیچھے رہ جانے والے) منافقین عنقریب جب تم غنیمتیں لینے چلو گے تو کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو ہم تمہارے ساتھ ہو لیں۔“

اور وہ مسلمان جن کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا ان پر اللہ تعالےٰ نے جو کرم کیا اس کا ذکر فرمایا گیا۔

”اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں میں اطمینان پیدا کر دیا۔ اور انہیں قریب ہی ایک فتح دے دی۔ اور انہیں ایسی غنیمتیں بھی، جنہیں یہ لوگ لے رہے ہیں اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔“ (الفتح)

قرآن عزیز کی ایک اور آیت بھی بطور پیشین گوئی اسی غزوہ سے متعلق ہے :-

”اللہ تعالےٰ نے تم سے بہترین غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے کہ تم انہیں لوگے سو سردست یہ فتح تمہیں دے دی ہے۔“ (الفتح)

سیرت ابن ہشام میں اس کی تفصیلات موجود ہیں اور سر ولیم میور نے ”لائف آف محمدؐ“ میں لکھا ہے کہ اس سے قبل کسی جنگ میں مسلمانوں کو اس کثیر مقدار میں مال غنیمت نہیں ملا تھا۔

غزوۃ الفتح

غزواتِ نبوی کے ضمن میں ”فتح مکّہ“ کا ذکر بھی آتا ہے۔ بنیادی معنوں میں اسے غزوہ کہنا صحیح نہیں کہ باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی لیکن اس کی اہمیت کا معاملہ ایسا ہے کہ گویا اب تک جو ہُوا سب اسی مقصد سے۔ صلح حدیبیہ جس کا ذکر ہو چکا اس کا زمانہ فتح مکہ سے دو سال قبل کا ہے۔ یقین کے طور پر قرآن نے اسی وقت کہہ دیا تھا ”اے پیغمبر! ہم نے آپ کو ایک فتح دے دی کھلی ہوئی فتح۔“

سب لوگ متفق ہیں کہ اس خوشخبری کا تعلق فتح مکہ سے ہے۔ اہل عرب اب جوق در جوق ایمان لا رہے تھے اور قبائل پر قبائل داخل اسلام ہو رہے تھے۔ قرآن مجید نے کتنے بلیغ انداز میں فرمایا :-

”جب آ گئی اللہ کی مدد اور فتح اور آپ نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ فوج کے فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔“ (النصر)

یہ صورت تو فتح مکہ کے بعد ہوتی لیکن خود فتح کا معاملہ ایسا تھا کہ رسول اُمّی علیہ السلام ۱۰ ہزار جانثاروں کے ساتھ مدینہ سے نکلے الگ الگ جیش تھے۔ ہر ایک کا مستقل پرچم تھا۔ خدا والے گردنیں جھکائے چلے جا رہے تھے لیکن اللہ تعالےٰ کا کرم ایسا ہُوا کہ اہل کفر کے مرکز مکہ معظمہ میں نہ خون کی ندی بہی نہ قتل و مقاتلہ ہُوا۔ چپ چپاتے اللہ تعالےٰ نے فتح بخش دی سورہ الفتح میں ہے :-

”اور اللہ وہی ہے جس نے روک دئے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے شہر مکہ میں بعد اس کے کہ تم کو اس نے اس پر فتحمند کر دیا تھا۔“

اسی موقعہ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے اس عفو عام کا اظہار فرمایا جس کی مثال کائنات میں نہیں ملتی ——— اسی موقعہ پر کعبہ بتوں سے صاف ہوا۔

غزوۂ حنین

مکہ کی فتح کے معاً بعد یہ غزوہ پیش آیا اس کا نام صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ حنین دراصل ایک وادی کا نام ہے جو شہر طائف سے ۳۰ - ۴۰ میل شمال مشرق میں جبل اوطاس میں واقعہ ہے۔ یہاں عرب کا مشہور قبیلہ ہوازن رہتا تھا اور تیراندازی میں اس قبیلہ کا جواب نہ تھا۔ انہوں نے مکہ کی فتح کی خبر سنی تو یہ سوچ کر کہ اب ہمارا کیا بنے گا از خود ہی جنگ کی تیاری شروع کر دی اس تیاری میں ایک دوسرا قبیلہ بنو ثقیف بھی شریک ہو گیا۔ حضور علیہ السلام کو اطلاع ملی تو آپ نے آگے بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا۔ حنین کے مقام پر فریقین کا اجتماع ہُوا۔ ۱۰ ہزار کی تعداد تو حضور علیہ السلام کے ساتھ تھی ہی دو ہزار کی جو نو مسلم تھے شریکِ محفل ہو گئے بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ایسے بھی آدمی ان میں تھے جو اپنے سابقہ عقیدے پر قائم تھے۔ اتنی بڑی جمعیت کے پیش نظر مسلمانوں کو ذرا سا ناز ہُوا تو حالات بدل گئے خدا کو یہ بات پسند نہ آئی۔ دشمن کے تیراندازوں کا مقابلہ مشکل ہو گیا۔ سب الٹے پاؤں بھاگے حضور علیہ السلام اپنی سواری پر ڈٹے رہے اور فرماتے رہے :-

انا النبی لا کذب - انا ابن عبد المطلب -

چند حضرات ساتھ رہ گئے آخر سب کو واپس بلایا گیا اور مسلمان جم کر لڑے۔ اور اللہ تعالےٰ نے امداد دی ——— وقتی طور پر پریشانی کا جو ماحول پیدا ہُوا تو اللہ تعالےٰ نے یہ جتلا دیا کہ اصل امداد اللہ تعالےٰ کی ہے۔ قوت و طاقت کسی میں کچھ نہیں رکھا ——— قرآن پر غور کریں۔

”اور اللہ نے یقیناً بہت سے موقعوں پر تمہاری نصرت

کی ہے اور حنین کے دن بھی، جبکہ تم کو اپنی کثرت تعداد پر غرہ ہو گیا تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی۔ پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور مومنین پر تسلّی نازل فرمائی اور اسی نے ایسے لشکر اتارے جنہیں تم نہ دیکھ سکے۔ اللہ نے کافروں کو عذاب میں پکڑا اور یہی بدلہ ہے کافروں کے لئے۔" (التوبہ)

یہ غزوہ شوال ۸ھ مطابق جنوری ۶۳۰ء میں پیش آیا اور اس میں مسلمانوں کو بے پناہ مال غنیمت اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا۔

غزوۂ تبوک

حیات مبارکہ کا بالکل آخری غزوہ تبوک ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا تعلق نہ قبائل عرب سے تھا نہ یہود سے بلکہ اس کا تعلق آل غسّان سے تھا جو اس وقت کی ایک سپر حکومت روم کی ریاست تھی۔ مسلمانوں کو اطلاع تھی کہ رومی بادشاہ کے حکم سے ۴۰ ہزار کا لشکر بڑھ رہا ہے آپؐ نے تیاری کرکے خود پیش قدمی فرمائی۔ لشکر اسلام کی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ تبوک اس کا کیمپ تھا جو مدینہ سے شام کی طرف ۱۴ منزل پر تھا۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس سال گرمی سخت تھی۔ فصل کا زمانہ، مقابلہ متمدن اور باقاعدہ فوج سے۔ اور بے سر و سامانی کا یہ عالم کہ کئی کئی سوار ایک اونٹ میں شریک تھے اور فی یوم ایک کھجور پر قناعت تھی۔ ایسے حالات میں اچھے اچھے جی ہار جاتے ہیں لیکن صحابہ پر قربان، چندہ کی باری آئی تو جناب صدیق رضؓ نے سارا اثاثہ، جناب فاروق رضؓ نے نصف اثاثہ اور جناب عثمانؓ نے ۹ سو اونٹ ۵۰ گھوڑے اور ایک ہزار نقد اشرفی پیش کر دی (رضی اللہ عنہم) اور بھی سب نے خدمت کی۔ رہ گئے منافقین تو قرآن کہتا ہے :۔

"یہ بولے گرمی میں نہ نکلو
آپ کہہ دیجئے دوزخ کی
آگ اس سے سخت ہے
اے کاش یہ سمجھ لیتے"
(التوبہ)

بعض نے یہ عذر کر دیا کہ ہم رومیوں کی سرزمین پر جا کر انہی کے فتنوں کا شکار ہو جائیں گے اللہ تعالےٰ نے یہ عذر نقل کر کے اس پر شدید نکتہ چینی کی ارشاد ہے:

"ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں مجھے اجازت دے دیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔ ارے یہ تو خود ہی فتنہ میں پڑ چکے (یعنی جنگ سے جی چرا کر)" (التوبہ)

ان تمام واقعات کے باوجود ۳۰ ہزار بلانوشانِ محبت ساتھ نکلے دو ماہ تبوک میں قیام رہا لیکن دشمن سامنے نہ آیا بعض مخلص حضرات بوجوہ نہ چل سکے ان پر سخت عتاب ہوا لیکن بعد میں سب کو معافی مل گئی۔ ارشاد ہے :۔

"اللہ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار کے حال پر بھی — جنہوں نے تنگی کے وقت پیمبرؐ کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد کہ ایک گروہ ان میں سے متزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر بھی توجہ فرمائی اور بلاشبہ وہ بڑا شفیق اور مہربان ہے۔" (التوبہ)

تین حضرات کی توبہ کا قصّہ بطور خاص اس غزوہ سے متعلق ہے جنہیں ۵۰ دن سوشل بائیکاٹ سے دو چار ہونا پڑا اسی سورۃ میں اختصار سے اور حدیث میں تفصیل سے ان کا ذکر ہے —— بہرحال اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کو کامیابی بخشی۔ سب مخلصین کو پروانہ رضا و خوشنودی ملا۔ اور یوں سیرت رسولؐ کا یہ باب مکمل ہو گیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمد۔

ان سب غزوات میں

(باقی ۱۱ پر)

دار الافتاء

انڈہ حلال ہے

گذشتہ کچھ عرصہ سے چند ناعاقبت اندیش لوگوں نے دینی گفتگو کو مذاق بنا رکھا ہے۔ یہ بیماری رفتہ رفتہ علمی حلقوں تک جا پہنچی ہے اور حلال چیزوں کے متعلق بھی عوام کو شبہات میں مبتلا کر کے پریشان کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک مسئلہ انڈے کی حلت کا بھی ہے۔ ممتاز عالم حضرت مولانا زرولی خان صاحب نے اپنے محققانہ انداز میں اس پر قلم اٹھایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

انڈہ قطعًا حلال اور اسلامی وطبّی روایات سے ثابت حقیقت ہے۔ اس سلسلے میں کچھ لوگوں نے اپنے دیرینہ آقاؤں کی تقلید میں شوشے اڑانے شروع کئے ہیں جو کہ انڈے کو ناجائز الاستعمال تصور کئے ہوئے ہیں۔ ہم نے اس سے قبل بھی بعض دوستوں سے زبانی یہ سنا تھا کہ اس وقت بعض طبیب یا حکیم اس کو ناجائز سمجھتے ہیں مگر ہم نے اس کو غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہ دی۔ کیونکہ احادیث کا ایک ذخیرہ، امت کا تعامل اور اسلامی روایات کے دفاتر انڈے کے حلال اور قابلِ استعمال ہونے کے لئے موجود ہیں۔

تاہم اب جبکہ "جنگ" کے اسلامی صفحے پر محترمی و مکرمی مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے نام سوال اور اس میں طولانی طرز اور بڑی ڈھٹائی کے ساتھ یہ تاثر دیا گیا کہ انڈا شریعت اسلامیہ کی رو سے جائز نہیں۔ تو قارئین حضرات کے دلوں میں وساوس پیدا ہونے کا اندیشہ ہوا۔ اس لئے یہ چند گذارشات انڈے کے حلال اور استعمال ہونے کے بارے میں ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ العزیز ارباب علم کے لئے سامان اطلاع اور وساوس میں مبتلا حضرات کے لئے باعثِ تسلی ثابت ہوں گی۔ اس سلسلے میں چند بنیادی باتیں سمجھ لی جائیں۔

۱۔ کسی چیز کے ثابت ہونے کے لئے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور تعامل امت کافی ہے، طب گو ایک اسلامی فن اور مستحسن کمال ہے تاہم شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسائل کا اثبات یا نفی اس فن پر ہرگز موقوف نہیں۔

۲۔ کسی شخص کا بھی یہ کہنا کہ مجھے تلاش کرنے کے باوجود یہ چیز نہیں ملی اس لئے یہ موجود ہی نہیں حد درجہ کی نادانی ہے اور علم کی دنیا کے ساتھ ناانصافی ہے۔ وہ لوگ جو لاکھوں احادیث کے حفاظ ہیں فرما دینا کہ مجھے نہیں ملی بھی خود علماء کے نزدیک قطعی طور پر نہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ احتمال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تلاش محیط نہ ہو اس سلسلے میں اصول حدیث کے تمام کتب اس کے شاہد عدل ہیں۔ اہل علم حضرات تو ملا علی قاری کی مشہور کتاب "المصنوع" پر فخر تحقیق شیخ عبدالفتاح ابوغدّہ مدظلہ کا مقدمہ دیکھ کر سمجھ لیں گے دیگر حضرات علماء معقول کا یہ اصول یاد رکھیں کہ "عدم علم الشیئ لیس بدلیلٍ وجود الشی" یعنی کسی چیز کے بارے میں نہ جاننا یہ دلیل اس بات کی ہرگز نہیں کہ وہ بالکل نہیں۔

۳۔ جب علماء راسخین اور حفاظ وقت اس بات کے مدعی نہیں تو کسی طبیب یا حکیم یا اور مطالعہ کا دعویدار ہرگز اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ

وہ اپنی کم علمی کو کسی چیز کے نہ ہونے کی دلیل دکھا دے۔

۴۔ امور متفق علیہ جیسے کہ انڈے کا حلال ہونا ایک واضح اور جانی پہچانی شے ہے اس میں کسی غیر عالم کو ایسا نظریہ قائم کرنا اور اس کی اشاعت کرنا باعث معصیت ہے اور الذی یوسوس فی صدور الناس ۰ کے زمرے میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس وقت بہت سارے لوگ ان امراض میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو وساوس خناس سے محفوظ فرمائے۔ ذیل ہم نہایت اختصار کے ساتھ احادیث معتبرہ اور خود طب اسلامی کے چند حوالہ جات اور علماء حق کے ارشادات نقل کرتے ہیں جو انڈے کے حلال اور قابل استعمال ہونے کے دلائل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جو جمعہ کے دن نہا کر جمعہ کی نماز کے لئے اول وقت میں چلے گویا اس نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کر دیا اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک گائے صدقہ کر دی۔ اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک دنبہ یا بکرا صدقہ کر دیا اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے ایک مرغی صدقہ کر دی اور جو اس کے بعد جائے گویا اس نے انڈا صدقہ کر دیا اور پھر جب خطبہ شروع ہو جائے تو فرشتے لکھنا بند کر کے خطبہ سننے لگتے ہیں۔

(صحیح البخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۱)

اس حدیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے لئے آنے کے فضائل پانچ طرح بیان کئے ہیں اور خلاصہ مراتب کے فرق کے ساتھ یہی ہے کہ یہ تمام چیزیں حلال اور کھانے کے قابل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ایسی چیز کے بارے میں نہیں فرما سکتے جس میں شرعاً یا طبعاً کسی قسم کے ناجائز ہونے کا اندیشہ ہو یہ حدیث تقریباً احادیث کی تمام کتب میں اسانید مختلفہ کے ساتھ موجود ہے۔ مندرجہ ذیل کتب میں یہ حدیث دیکھی جا سکتی ہے۔ مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۳۰۱، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۳۵، تا ۵۰، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۱۲، مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۲، مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲، فقہ السنہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۹، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۰۵، معارف السنن جلد ۴ صفحہ ۳۳۹۔

شراح حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صدقے کی اعلیٰ اور ادنیٰ چیزیں بیان فرمائی ہیں گویا اسلام میں جیسا کہ اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، اور مرغی وغیرہ حلال ہیں۔ بالکل اسی طرح انڈا حلال اور قابل استعمال ہے بلکہ حقیقت میں سابقہ چار چیزوں کو پانچویں چیز یعنی کی حلت کے دلائل میں بھی سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ احادیث کے شناساؤں کا مزاج ہے صحیح البخاری کے مشہور شارح علامہ بدرالدین عینی الحنفی لکھتے ہیں "ان المراد من التقرب التصدق ویجوز التصدق بالدجاجة والبیضة۔

ترجمہ: بے شک تقرب سے مراد صدقہ کرنا ہے اور صدقہ مرغی اور انڈے دونوں کا جائز ہے۔

(عمدۃ القاری جلد ۳ جزء ۶ صفحہ ۱۷۲)

اس کے علاوہ احادیث کی تمام کتابوں میں یہی واقعہ جس میں انڈے کو بطور تصدق کے ذکر کیا ہے مذکور ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انڈا بغیر کسی شک وشبہ کے حلال جائز اور قابل استعمال ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے قلت اولاد کی شکایت کی فامرلہٗ باکل البیض تو اللہ تعالے نے انڈا کھانے کا کہا، ملاحظہ ہو اللآلی المصنوعة جلد ۲ صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴ علامہ سیوطی۔ الطب النبوی صفحہ ۲۷ علامہ ذہبی کی، نیز الطب النبوی صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳ علامہ ابن قیم جوزیہ کی۔ علامہ ذہبی، امام ابوحاتم رازی ابوزرعہ رازی بھی اس روایت کی صحت کے قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ علامہ سیوطی نے تو یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام تھے ملاحظہ ہو اللآلی صفحہ ۲۳۴ طب اسلامی کی مشہور کتاب القانون میں اس کی متعدد خاصیتیں لکھی ہیں چند ضروری

اور اہم خاصیتیں درج ذیل ہیں:

سب سے عمدہ انڈا مرغی کا ہے پھر تازہ انڈا بہ نسبت کچھ پرانے کے زیادہ فائدہ مند ہے انڈا گرم ہے لیکن اگر تازہ ہو تو قدرے معتدل ہے۔ نیم پختہ یا ابلا ہوا زیادہ فائدہ مند ہے۔ حلق کی بیماریوں کے لئے، کھانسی کے لئے، پھیپھڑے اور اس کی نالیوں کے لئے، انتڑیوں کے لئے، گردے اور مثانے کے لئے بے حد فائدہ مند ہے اس کی زردی بہ نسبت سفیدی کے زیادہ مفید ہے اور درد وغیرہ سے سکون دلانے والی ہے، زود ہضم ہے بشرطیکہ پورا پکا نہ ہو سینے کے بعض درد اور ٹھنڈ سے ہونے والی تکلیفوں اور امراض کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ دل کو تقویت دیتا اور اس کی زردی جلد حل ہو کر خون بن جاتی ہے اس میں فضلہ کم ہے اور جو خون اس سے پیدا ہوتا ہے وہ دل کو تقویت دیتا ہے۔ اور قوت مدافعت کے لئے فائدہ مند ہے۔

یہ تمام فوائد معمولی اختصار کے ساتھ علامہ ابن قیم کی الطب النبوی اور ابو علی سینا کی القانون میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آنکھ کے دکھنے، سینہ کے جکڑنے، آواز بیٹھ جانے اور خون کے تنفس یا صفائی کے لئے اور قوت باہ کے لئے بے حد فائدہ مند ہے یہ فوائد علامہ ذہبیؒ کی الطب النبوی صفحہ ۳۷ پر موجود ہے۔

اس کے علاوہ مزید تفصیلات فرید وجدی کی دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۴۹۸ تا ۵۰۰ پر تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں یہ چند چیزیں جو انڈے سے متعلق تھیں ہم نے اختصار کے ساتھ ذکر کیں اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بنام "احسن الفیض فی تحقیق حلۃ البیض" لکھیں گے۔ جس میں مزید دلائل اور ابحاث ہوں گی۔

وما ذالك على الله بعزیز۔

انڈے کی حلت امت مسلمہ میں ہمیشہ اتفاقی رہی کبھی اس میں اختلاف نہیں رہا سب سے پہلے ایک ڈائجسٹ میں ایک حکیم صاحب کا مضمون شائع ہوا جس میں انڈے کی حلت کو زیر بحث لایا گیا تب سے یہ بحث شروع ہوئی۔ میرے محترم دوست مولانا محمد زرولی صاحب نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کر مسئلہ کو واضح کر دیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔

ولی حسن (مفتی اعظم پاکستان)

بقیہ : مجلس ذکر

ذکر ہے جسے قرآن میں جگہ جگہ ذکر کے عنوان سے یاد کیا گیا۔ یہ اتنی بابرکت کتاب ہے کہ بغیر سمجھے اس کو پڑھا جائے تو بھی اجر وثواب نصیب ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ مجاہد بھی تھے ذاکر بھی، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بھی۔ اب ذکر، جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ سبھی معاملات میں مسلمان ڈھیلے ہیں۔ اس ڈھیلے پن کو جب تک دور نہیں کیا جائے گا موجودہ پریشانیاں دور نہ ہوں گی۔ آئیں عہد فرمائیں کہ ہم اپنی کمزوریاں دور کریں گے اور اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح کی فکر کریں گے ——— اللہ تعالیٰ توفیق عمل دے۔

بقیہ : خطبہ جمعہ

مسلمانوں کے اعتماد علی اللہ، ایثار و قربانی اور دین پر فدا ہونے کے جذبات کا اندازہ ہوتا ہے، یہی اصل سرمایہ تھا۔ جس کی اب بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی توفیق دے دے۔ تو سبحان اللہ۔

بقیہ : عورتوں کے مسائل

مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو یعنی پٹی کھولنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں بلکہ پٹی کھول کر مسح کرے۔

مسئلہ: ہاتھ اور پیر کی انگلیوں پر ناخن پالش اگر لگی ہوتی ہے تو اس حالت میں نہ وضو ہو گا اور نہ ہی غسل ہو گا عورتوں کو ناخن پالش وغیرہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

چودہ اگست

یومِ آزادی

سید امین گیلانی

آج کے دن ہم کو آزادی ملی بیشک ضرور | لیکن اتنی بات اپنے ذہن میں رکھیں ضرور
بن سوئمبر کے کبھی شہزادیاں ملتی نہیں | امتحاں جب تک نہ ہو آزادیاں ملتی نہیں

مَیں نہیں کہتا! اگر زحمت کبھی کر لیں جناب! | خود بھی پڑھ سکتے ہیں اک انگریز "ہنٹر" کی کتاب
سن اٹھارہ سو ستاون کو چلا تھا قافلہ | وہ سفر کرتا رہا طے، مرحلہ در مرحلہ

اپنی آزادی کی خاطر ہر بلا سہتا رہا | حریّت کے راستے کی ہر سزا سہتا رہا
قافلہ چلتا رہا، چلتا رہا، چلتا رہا | خوں سے اُن کے، چراغِ حریّت جلتا رہا

گردنیں کٹوائیں، گھر لٹوائے، فاقے سہہ لئے | شہر تنگ اُن پر ہوئے تو جنگلوں میں رہ لئے
کون سا تھا ظلم جو اُن پر نہیں ڈھایا گیا | سُولیوں پر اُن کو چوراہوں میں لٹکایا گیا

سینکڑوں ہی ننھّی منّی جانیں تڑپائی گئیں | بیبیاں ننگے بدن بازار میں لائی گئیں
کون سی آفت تھی جو اُن پر نہیں ڈھائی گئی | عالموں کو کھال خنزیروں کی پہنائی گئی

ظلم انگریزوں کے مَیں تم سے کروں کیا کیا بیاں | ظالموں نے کاٹ دیں کاریگروں کی انگلیاں

کیا سناؤں تم کو مَیں جور و ستم کی داستاں | کر دیا آباد اسیروں سے جزیرہ انڈیماں
پڑھ کے ظلم اُن کے دہل جاتے ہیں انسانوں کے دل | راز اگلوانے کو رکھتے برف کی سینے پہ سِل

غوطہ دیتے تھے سمندر میں بڑے بوڑھوں کو عام | پوچھتے تھے اس طرح اُن سے وہ ہمرازوں کے نام
پھر کیا جو ظلم ہندو نے وہ تم ہو باخبر | عصمتیں لُوٹیں، بہایا خوں اجاڑے بام و در

قائداعظم کی محنت کو بالآخر پھل لگا | تم کو پاکستان نامی خطۂ ارضی ملا
تم سمجھتے ہو آسانی سے ہمیں آزادی ملی | اصل میں یہ اُن کی قربانی سے آزادی ملی

تم کو منزل کا نشاں دے کر ہوئے وہ بے نشاں | تم نے منزل پا کے سب قربانیاں کی رائیگاں
سوچ لو تم نے بسر کیسے کئے سینتیس ۳۷ سال | باضمیر و پوچھ لو اپنے دلوں سے اپنا حال

ہو کے تم آزاد چیرہ دستیاں کرنے لگے | دو ٹکے کیا مل گئے خرمستیاں کرنے لگے
ملک توڑا بھائی نے بھائی کو کاٹا بے دریغ | آہ! شہ رگ بھائی کی بھائی نے رکھی زیرِ تیغ

محض عہدوں کیلئے پیچاں و گرداں اب بھی ہو | کرسیوں کے واسطے دست و گریباں اب بھی ہو

کام کرنے کی کہاں بس دام کی دُھن ہے تمہیں | خاک محنت ہو سکے آرام کی دُھن ہے تمہیں
اپنے کرتوتوں پر تم کو شرم آنی چاہئے | ڈوب مرنے کو اپنے اشکوں کا پانی چاہئے

● جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے اس کا دل خدا کے شوق سے پُر ہو جاتا ہے۔ یعنی سراپا شوق بن جاتا ہے اور وہ ماسوی اللہ سے مطلق منہ پھیر لیتا ہے اور من کل الوجوہ فانی فی اللہ ہو جاتا ہے اور اس کے سب فکر اندیشے مل کر ایک اندیشہ ہو جاتا ہے۔ (نصائح غوث اعظمؒ)

نتیجہ وفاق المدارس العربیہ

وفاق المدارس العربیہ نے ۵۲ جامعات کے درجہ عالمیہ کے نتائج کا اعلان کر دیا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ جات میں سے ۵۲ جامعات کے ۹۸۹ طلبہ کا سالانہ امتحان برائے سال ۱۴۰۴ھ وفاق کے تحت منعقد ہوئے۔ ان میں سے ۶۳ طلبہ درجہ ممتاز ہیں، ۱۵۲ طلبہ درجہ جید جدا ہیں، ۲۳۸ طلبہ درجہ جید ہیں اور ۲۱۹ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے ۸ طلبہ ضمنی آئے ۸۰ طلبہ غیر حاضر اور ۱۴۶ طلبہ راسب (ناکام ہوئے) ۷۶ طلبہ کا نتیجہ فی الحال روک دیا گیا ہے اس کا اعلان بھی عنقریب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے نور محمد ثاقب رول نمبر ۴۰۵، اوّل آئے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے حفیظ الرحمان رول نمبر ۲۵۹ دوم آئے۔ نیز اسی جامعہ کے غلام مرتضیٰ اعوان رول نمبر ۲۶۰ سوم آئے۔ فللہ الحمد۔

محمد انور شاہ غفرلہ
ناظم امتحانات وفاق المدارس
العربیہ پاکستان ۲۶ر شوال ۱۴۰۴ھ

ممتاز ۱۹، ۲۴، ۶۰، ۸۲، ۸۶، ۸۷، ۹۲، ۱۳۰، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۹۳، ۲۵۲، ۲۵۳،
۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۷، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۳، ۳۰۲،
۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۲۴، ۲۶۰، ۲۷۰، ۲۷۸، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۹، ۴۰۵، ۴۰۹، ۴۲۲، ۴۲۳،
۴۲۵، ۴۲۹، ۵۸۶، ۵۹۹، ۶۰۴، ۶۱۴، ۶۱۸، ۶۲۲، ۶۳۱، ۶۳۶، ۶۴۱، ۶۴۹، ۶۶۰، ۸۹۲، ۹۱۷،
۹۳۰، ۹۳۹،

جید جدا ۷، ۹، ۲۰، ۲۷، ۳۱، ۳۳، ۴۷، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۵،
۷۶، ۸۸، ۸۹، ۹۱، ۹۴، ۱۳۷، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۹۲، ۲۳۴، ۲۴۰،
۲۴۱، ۲۵۱، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۲، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۶، ۲۸۳،
۲۸۴، ۲۸۶، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۶، ۳۰۳، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۳،
۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۷۱، ۳۷۹، ۳۸۳، ۳۹۲، ۳۹۸، ۴۰۱، ۴۰۴،
۴۰۶، ۴۱۷، ۴۳۳، ۴۳۶، ۵۱۴، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۴۵، ۵۵۰، ۵۷۲، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۹۷، ۶۰۰،
۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۱۰، ۶۱۵، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۹، ۹۳۰، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۹،
۶۴۰، ۶۴۲، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۶۹، ۶۷۷،
۶۸۱، ۶۹۳، ۷۰۳، ۷۱۰، ۷۶۲، ۷۶۷، ۷۷۲، ۷۹۳، ۸۱۸، ۸۲۱، ۸۷۸، ۸۸۰، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۹۰،
۸۹۳، ۸۹۴، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۴، ۸۰۸، ۹۱۲، ۹۱۴، ۹۲۱، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۶، ۹۶۴۔

جید:۔ ۱، ۲، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۳۲، ۳۸، ۴۳، ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۷۲،
۷۳، ۷۴، ۷۸، ۸۰، ۸۶، ۸۷، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۹۳، ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۹۶۵، ۹۷۰،
۹۷۱، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۷، ۱۵۶، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۸۱، ۱۸۵، ۱۸۹، ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۱۸،

۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۶۲، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۸۱، ۲۸۲،
۲۹۵، ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۲، ۳۴۴،
۳۴۹، ۳۵۷، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۹، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۸۲، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۹۳، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲،
۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۲۰، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۲، ۴۳۰، ۴۳۸، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۴۵،
۸۶۷، ۴۵۴، ۴۵۸، ۴۶۵، ۴۷۱، ۴۷۶، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۳۱، ۵۳۵، ۵۴۴، ۵۴۶،
۵۴۹، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۶۳، ۵۶، ۵۶۶، ۵۷۱، ۵۸۴، ۵۸۸، ۵۹۲، ۵۹۵، ۶۰۳،
۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۸، ۶۳۸، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۵۲، ۶۶۳، ۶۶۴،
۶۶۵، ۶۶۸، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۳۷۳، ۶۷۴، ۳۷۶، ۳۸۶، ۶۸۷، ۶۹۰، ۶۹۳، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸،
۷۰۱، ۷۰۶، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۹۷۷، ۷۲۰، ۷۳۰، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۸، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۸،
۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۹۷، ۸۰۵، ۸۱۹، ۸۲۲، ۸۳۱، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۵، ۸۷۹،
۸۸۲، ۸۸۴، ۸۸۹، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۸، ۹۰۲، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۰۹، ۹۱۳، ۹۱۵،
۹۱۶، ۹۱۸، ۹۲۳، ۹۲۶، ۹۲۸، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۸، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳،
۹۴۵، ۹۵۰، ۹۵۲، ۹۵۴، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۷۶، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹

مقبول ۵، ۸، ۱۰، ۲۱، ۲۴، ۲۸، ۳۰، ۱۹۸، ۱۹۹، ۸۷۰، ۳۷، ۳۹، ۴۴، ۴۶، ۴۸،
۵۹، ۶۳، ۷۷، ۹۰، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۴،
۱۲۱، ۱۲۹، ۱۳۲، ۹۶۶، ۹۷۸، ۹۷۹، ۱۴۲، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۵،
۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۹۱، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۲، ۵۱۵، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۸، ۲۳۷، ۲۴۳، ۲۴۶،
۲۷۹، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۱۰، ۳۳۵، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۶۸، ۳۷۳،
۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۸۱، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۶، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۸،
۴۲۹، ۴۳۳، ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۵، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۴، ۴۶۹، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷،
۴۷۹، ۴۸۷، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۳۲، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۷، ۵۵۱، ۵۵۴،
۵۶۱، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۹۰، ۵۹۴، ۶۲۷، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۸۰، ۶۸۲،
۶۸۴، ۶۸۸، ۶۹۴، ۷۰۴، ۷۱۲، ۸۷۵، ۷۲۲، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۹،
۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۲، ۸۰۴، ۸۰۶،
۸۰۷، ۸۰۸، ۸۱۳، ۸۲۰، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۶۸، ۸۴۶، ۸۵۱، ۸۵۴، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۶۰، ۸۶۴،
۸۸۲، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۹۱، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۶، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۲، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۳۱،
۹۳۶، ۹۳۷، ۹۴۴، ۹۴۶، ۹۵۱، ۹۶۱، ۹۸۳، ۹۹۰، ۹۹۱،

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہونے والے ثانویہ خاصہ (الف اے) کے امتحان کے نتائج

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ مدارس میں سے ۸۰ مدارس کے ۹۶۴ طلبہ کا سالانہ امتحان برائے سال ۱۴۰۴ھ وفاق کے تحت منعقد ہوئے۔ ان میں سے ۲۴ طلبہ درجہ ممتاز ہیں، ۷۹ طلبہ درجہ جید جدا ہیں، ۱۱۷ طلبہ

درجہ جید میں اور ۱۱۴ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ۶۳ طلبہ راسب (ناکام) اور ۸۲ طلبہ غیر حاضر رہے۔
دارالعلوم کراچی کے محمد جمیل رول نمبر ۱۱۶ اوّل، دارالعلوم فیصل آباد کے بشیر احمد رول نمبر ۲۵۷ دوم
اور دارالعلوم کراچی کے محمد یونس رول نمبر ۱۳۳ سوم آئے۔

محمد انور شاہ غفرلہٗ

ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

ثانویہ خاصہ کے درجہ ممتاز میں کامیاب طلبہ:۔

ممتاز: ۸، ۲۴، ۳۶، ۷۱، ۱۱۶، ۱۳۵، ۱۳۳، ۶۴، ۱۴۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۲۲۳، ۲۵۷، ۲۷۵، ۲۸۹،
۲۳۴، ۳۷۹، ۴۰۰، ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۵۳، ۴۶۵۔

جید جداً: ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۲، ۲۵، ۲۸، ۳۳، ۴۴، ۷۰، ۷۲، ۷۸، ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۳،
۱۱۵، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۵۱، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۸، ۱۶۳، ۱۷۲، ۱۸۲، ۱۹۲، ۲۰۶،
۲۱۰، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۲، ۲۵۵، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۷۲، ۲۹۰، ۳۴۴، ۳۸۵، ۳۹۴، ۴۰۱،
۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۹، ۴۳۲، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۴، ۴۵۰، ۴۵۱،
۴۵۲، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۶۰، ۴۶۱۔

جید: ۱، ۲، ۴، ۷، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۵، ۲۱، ۲۴، ۳۰، ۳۱، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱،
۴۳، ۴۶، ۴۷، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۶۴، ۶۸، ۶۹، ۷۶، ۸۰، ۸۱، ۸۵، ۹۴، ۹۵، ۹۷، ۱۰۵،
۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۲، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۴، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۱،
۱۷۹، ۱۸۰، ۱۹۳، ۲۰۵، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۲، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۵۴، ۲۶۱، ۲۷۱،
۲۸۶، ۲۹۱، ۲۹۲، ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۶، ۳۴۹، ۳۵۱،
۳۵۲، ۳۷۵، ۳۷۸، ۳۸۳، ۳۸۷، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۲،
۴۱۳، ۴۱۴، ۴۷۵، ۴۲۶، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۲، ۴۶۴، ۴۶۶،

مقبول: ۲، ۹، ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۵، ۳۹، ۴۵، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۶۲، ۶۳،
۶۵، ۴۲۰، ۷۳، ۷۵، ۸۲، ۸۷، ۹۱، ۹۳، ۹۶، ۹۸، ۱۰۴، ۱۰۸، ۱۱۴، ۱۱۹،
۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۵، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۸۱،
۱۸۳، ۱۸۵، ۱۹۰، ۱۹۴، ۱۹۷، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۹، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۲۷، ۲۳۰،
۲۲۱، ۲۳۶، ۲۳۴، ۲۳۸، ۲۴۲، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۷۴، ۲۶۳، ۲۷۰، ۲۷۳، ۲۷۷، ۲۸۳،
۲۸۵، ۲۸۷، ۲۹۵، ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۲۲،
۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۶، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۸، ۳۷۶، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۰،
۳۹۲، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۲، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۲۱، ۴۳۴، ۴۶۳۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ثانویہ عامہ (میٹرک) کے نتائج کا اعلان کر دیا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ مدارس میں سے ۱۰۶ مدارس کے ۷۰۱ طلبہ کا سالانہ امتحان برائے سال ۱۴۰۴ھ وفاق کے تحت منعقد ہوئے۔ ان میں سے ۵۱ طلبہ درجہ ممتاز میں، ۱۳۵ طلبہ جید جدا میں، ۱۳۶ طلبہ

درجہ جید میں اور ۱۱۵ طلبہ درجہ مقبول میں کامیاب ہوئے۔
۹۹ طلبہ ناکام اور ۱۳۳ طلبہ غیر حاضر رہے ۳۰ طلبہ کا نتیجہ روک دیا گیا۔
جامعہ خیر المدارس ملتان کے اعجاز احمد رول نمبر ۱۶۰ اوّل، جامعہ فاروقیہ کراچی کے محمد زرّین رول نمبر ۶۷۸ دوم،
اور جامعہ حلیمیہ درہ پیزو ضلع بنوں کے عبدالماجد رول نمبر ۱۲۰ سوم آئے۔

محمد انور شاہ غفرلہٗ

ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

ثانویہ عامہ کے درجہ ممتاز میں کامیاب طلبہ:

۱۹، ۶۳، ۷۵، ۸۵، ۸۶، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۴۹، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۹، ۲۲۶،
۲۲۹، ۲۴۶، ۲۵۶، ۲۶۸، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۱، ۲۸۲،
۲۹۳، ۲۹۵، ۳۱۶، ۳۳۱، ۳۳۲، ۴۲۳، ۴۳۴، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۴۴، ۴۰۷، ۴۶۵، ۵۱۵، ۵۵۵،
۶۵۲، ۶۶۶، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۶، ۶۷۷،

جید جداً: ۱۸، ۲۷، ۵۴، ۵۷، ۶۵، ۶۸، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۷، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۲۲، ۱۲۵،
۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۴، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۲۰، ۲۲۱،
۲۲۲، ۲۴۵، ۲۴۹، ۲۵۳، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۵، ۲۷۱، ۲۷۶، ۲۸۰، ۲۸۴، ۲۸۵،
۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۷، ۳۰۰، ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۲۸، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۴۱،
۳۴۳، ۳۴۶، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۳، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۱،
۳۸۵، ۳۸۸، ۳۹۱، ۳۹۴، ۴۰۸، ۴۲۳، ۴۲۹، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵،
۴۰۶، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۶۴، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۷۰، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۲۴، ۵۲۵،
۵۳۱، ۵۴۰، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۵۱، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۸۱، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۹۰،
۵۹۶، ۵۹۹، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۴، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۸،
۶۶۹، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۸، ۶۸۰، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۶، ۶۹۷۔

جید: ۲۴، ۳۶، ۵۵، ۵۹، ۷۰، ۷۲، ۸۰، ۸۱، ۸۹، ۹۷، ۹۹، ۱۰۷، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶،
۱۱۸، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۸۷، ۱۹۰، ۲۰۰،
۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۹، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۴، ۲۶۱، ۲۶۲،
۲۶۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۹، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۸، ۳۵۰، ۳۵۴،
۳۵۹، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۶، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۷،
۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۶، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۵،
۴۳۷، ۴۴۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۶۰، ۴۶۳، ۴۷۲، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۷، ۴۹۱،
۴۹۳، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۷، ۵۴۲، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۹،
۵۷۳، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۲، ۵۸۶، ۶۳۴، ۶۳۸، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۵۱،
۶۵۲، ۶۵۵، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۷۰، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۲۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰۔

مقبول : ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۵۶، ۵۸، ۶۲، ۷۳، ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱، ۲۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۷۱، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۸، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۳، ۲۳۲، ۲۴۰، ۲۴۸، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۷۰، ۳۰۲، ۳۲۱، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۳۷، ۳۵۳، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۵، ۳۷۹، ۴۰۲، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۴۱، ۴۴۷، ۴۴۴، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۷، ۴۷۱، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۸۸، ۴۴۹، ۴۹۰، ۴۹۴، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۳۵، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۵۰، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۶۷، ۵۷۵، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۸، ۶۱۱، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۴۳، ۶۴۲، ۶۵۰، ۶۵۶، ۶۵۸، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۹۳، ۷۰۱۔

محمد انور شاہ

ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

۲۷ر شوال ۱۴۰۴ھ

بقیہ : شذرہ

کی طرف سے دائر کی گئی تھی مگر سیّد گیلانی کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ اپنے مخصوص ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ اور گذشتہ شب جبکہ سیّد گیلانی کیس کی تیاری کے سلسلہ میں جامعہ اشرفیہ سے فارغ ہو کر اپنے گھر آ رہے تھے کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہؤا۔ اور دو نوجوان مبینہ طور پر ان کی گاڑی پر فائر کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔

سیّد گیلانی کو اس حملہ میں کوئی گزند نہیں پہنچا ہم اس پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شکر گذار ہیں اور سید موصوف کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء مولانا اللہ یار ارشد پر قاتلانہ حملہ، ساہیوال کے زمیندار چودھری نعمت اللہ کے المناک قتل! سیالکوٹ کے شیخ مقبول احمد پر قاتلانہ حملہ کے بعد سید ریاض الحسن گیلانی پر قادیانیوں کا یہ وار اسی گروہ کی بوکھلاہٹ اور جارحانہ عزائم کی نشاندہی کرتا ہے اور اگر یہ حملے اسی طرح جاری رہے تو مسلمانوں کا ردعمل کسی وقت بھی سامنے آ سکتا ہے۔ اور یہ ردِ عمل ایسا نہیں ہو گا جس پر آسانی کے ساتھ قابو پایا جا سکے اس لئے حکمرانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے قادیانی گروہ کی بڑھتی ہوئی جارحیت کو لگام دینی چاہئے۔ ورنہ حالات کی سنگینی اور نتائج کی شدت سے دامن چھڑانا خود اس کے لئے بھی ممکن نہیں رہے گا۔

بقیہ : طبی مشورے

کرنے کے لئے جو نسخہ اور مشورہ دیا گیا تھا۔ اس سے مراد یہ تھی کہ بالوں پر صابن نہ لگایا جائے باقی جسم پر صابن استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ویسے اگر جسم پر خارش ہو تو صابن کے بجائے بیسن مل کر نہانا مفید رہتا ہے اور بیسن سے جسم کا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔ بالوں کو سیاہ کرنے کا نسخہ استعمال کرنے سے بال جڑ سے سیاہ ہو جاتے ہیں یعنی اس نسخے کا مسلسل استعمال ضروری ہے۔



ایڈیٹر کی ڈاک

بخدمت حضرت مولانا عبید اللہ انور
رکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت
پاکستان

جناب والا !

آپ اور آپ کے رفیق کاروں نے جماعت ختم نبوت کے ذریعے احمدیت وقادیانیت، جیسے مذموم فتنے کو عرصہ دراز سے جس جذبہ ایمان اور خلوص سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ہر مسلمان کے دل میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ آخرکار آپ کی دن رات کی محنت اللہ کی بارگاہ میں منظور ہوئی۔ اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا جس کے ذریعے ان دشمنانِ رسول خدا کو واضح طور پر خبردار کیا گیا کہ وہ اپنے مذموم عزائم سے باز آ جائیں۔ ورنہ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس حکم کے تحت مرزائیت کے گندے مرکز جہاں سب مرتد اکٹھے ہو کر اسلام کے خلاف سازش کرتے تھے یعنی ربوہ کو بھی قادیانیوں کے فتنے سے پاک کیا۔ اور قادیانیوں کی تمام کتابیں، درسگاہیں اور لائبریری کو بھی سربمہر کیا۔ یہ واقعی علماء اور موجودہ حکومت کا کرشمہ ہے کہ اس پرانے فتنے کو جڑ سے اکھاڑ کر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب عالی! جیسا کہ سب مسلمانوں کو علم ہو چکا ہے کہ قادیانی فتنے کے بانی مرزا طاہر احمد بمعہ اپنے چند خوش آمدیوں کے ساتھ ملک سے فرار ہو کر کافروں کے ملک لندن میں جا چکے ہیں۔ اور اب وہ مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہے کہ ان کی سیہونی سازش ہر طرح سے کامیاب ہو تاکہ وہ اپنے مذموم عزائم کو ساری دنیا میں پھیلا سکیں۔ اس سلسلے میں آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ مرزا طاہر احمد کی سربراہی میں پچھلے دِنوں لندن میں ایک اجلاس ہؤا تھا جس میں قادیانیوں نے اپنے مستقبل کے پروگرام کو آخری شکل دی۔ جس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ مرزا طاہر احمد چند ساتھیوں کے ہمراہ اپنے عقیدت مند اسرائیل کے پاس جائے گا۔ اور وہاں سے اسلام کے خلاف کارروائیاں شروع کی جائیں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے بی بی سی کو ایک انٹرویو دیا تھا۔ جس میں اس نے پاکستانی علماء اور حکومت کی شان میں سخت گستاخی کی تھی۔ اور اس نے برملا کہا تھا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے عزائم سے نہیں روک سکتی۔

جناب عالی! صدارتی آرڈیننس کی رُو سے قادیانیوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کے علماء اور پاکستان کی شان میں نازیبا الفاظ کسی غیر ملک میں بیٹھ کر استعمال کریں۔ اور اسی آرڈیننس کی رو سے قادیانی نہ تو اپنی خود ساختہ عبادت مسجدوں میں کر سکتے ہیں۔ اور نہ اپنی جھوٹی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام دے سکتے ہیں۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے دوسرے عقائد کو کفر کے لبادے میں استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب عالی! آپ علماء صاحبان کی کوششوں اور حکومت کے اقدامات کا واحد مقصد صرف یہی ہے کہ نہ صرف اس ملک سے بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک سے اس فتنہ کا خاتمہ ہو۔ اور

ختم نبوت کا تحفظ ہو۔ اور یہ کہ مستقبل میں بھی کوئی مرتد اس قسم کا راستہ اختیار نہ کر سکتا ہو۔ اس مقصد کو اس وقت تک اصل معنوں میں نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک صدارتی آرڈیننس کے مطابق قادیانیوں کے خلاف سخت کاروائی عمل میں لائی جائے۔ دیکھا گیا ہے کہ قادیانی اب بھی سرے بازار دندناتے پھرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ ہمارا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مسلمانوں کے ذہن میں اس کی چند ایک وجوہات ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قادیانی یعنی منکر رسول اس سلسلے میں اسرائیل اور باقی سیہونی طاقتوں کی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ اور امداد حاصل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی سرکاری سطح پر مختلف ملکوں میں اعلیٰ عہدوں یا سفارت کاری حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے سرکاری عہدوں کو استعمال کر کے قادیانیت کو طاقتور کر کے پھیلانے اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

۲۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اندرون ملک بھی بدقسمتی سے دو قسم کے قادیانی حکومت پر چھائے ہوئے ہیں۔ ایک وہ قادیانی جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے خلاف اپنے مذموم عزائم میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسے عہدوں پر فائز ہیں کہ اپنے عہدوں کے ذریعے قادیانیوں کو فوج، ایر فورس، نیوی، سول سروسز، کارپوریشنیں اور باقی اداروں میں لانے کی ہر وقت کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کی پالیسی کی وجہ سے حکومت کے کاموں میں ان کا بڑا عمل دخل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ علماء حضرات اس فتنے کے خلاف مکمل جہاد کرنے کے لئے قادیانیوں کا بیرون ملک اور اندرون ملک قومی کاموں اور مذہبی کوششوں میں ان کے عمل دخل کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔ اور ایسے قادیانیوں کی تفصیلات آپ علماء حضرات اپنے ذرائع سے اکھٹی کر کے حکومت کو بھیجیں۔ تاکہ بر وقت اسی فتنے کو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے نقشے سے جلد از جلد مٹایا جا سکے۔

جناب! جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ قادیانیوں کی سرکاری سطح پر عمل دخل کی ایک واضح مثال آپ کو صوبہ سرحد سے ملے گی کہ صوبہ سرحد کے محکمہ زرعی ترقیاتی ادارہ میں قادیانیوں کے ذریعے کروڑوں روپے کا غبن ہوا ہے۔ اور میں نے مسلمان اور اسلام کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے حکومت سرحد کو سال ۱۹۸۰ء کو اس چوری اور خورد برد کی اطلاع دی۔ جس پر صوبہ سرحد کے مجاہد گورنر نے ایک اعلیٰ سطح کی مارشل لاء ٹیم مقرر کی۔ جس نے تقریباً ڈیڑھ سال تک مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کر کے اور گواہوں کے بیانات کے بعد زرعی ترقیاتی ادارے کے سربراہ مسٹر مبشر احمد بنگش جو کہ پیدائشی مرتد اور قادیانی ہے، کے خلاف متعدد مقدمات درج کرنے کے لئے صوبہ سرحد کی اینٹی کرپشن پولیس کو احکامات جاری کئے۔ جس میں حکم دیا گیا کہ مارشل لاء ضابطہ 5/5 ایم ایل او 77 کے تحت مسٹر مبشر احمد بنگش اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات درج کر کے مارشل لاء عدالت کے حوالے کئے۔ جس میں ایک مقدمے کی آخری تاریخ مارشل لاء عدالت میں چلانے کے لئے ۳۱ مارچ ۱۹۸۴ء دی گئی تھی۔ اور اس سلسلے میں مبشر احمد بنگش سابقہ مینجنگ ڈائریکٹر اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کاروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ اور صرف مبشر احمد بنگش کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے لگا رہی تھی کہ فوج کے ہیڈ کوارٹر (G H Q) راولپنڈی کے قادیانی جرنل کچھ قادیانیوں کے ذریعے صوبہ سرحد کی حکومت کو سفارش کی کہ مبشر احمد بنگش جو کہ کروڑوں روپے کی غبن کر چکا ہے، کو گرفتار نہ کیا جائے۔ اور اسے ضمانت کا موقع دیا جائے۔ اور یہ کہ کیس مارشل لاء عدالت کی بجائے سول عدالت میں چلایا جائے۔ تاکہ کٹر قادیانی مسٹر احمد بنگش کچھ میل ملاپ کر کے جرم کی سزا سے بچ سکیں۔ اور حکومت کے کروڑوں روپے جس کی چوری ثابت ہو چکی ہے قادیانیوں کے فتنے کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً ملک کی اور صوبہ سرحد کی وہ تراشیں یعنی اخبار کٹنگ جن میں مبشر احمد سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ اور ان کے ساتھیوں جو سوائے مبشر کے جیل میں ہیں۔ کروڑوں روپے کے غبن کے انکشافات ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی آپ کے مطالعہ کے منسلک ہیں۔

جناب عالی! اس قسم کی اور مثالیں بھی ملک میں مل سکتی ہیں۔ اگر مسلمان متحد ہو کر اس کی چھان بین کریں۔

جناب عالی! گذارش ہے کہ ملک کے کروڑوں روپے غبن کرنے والا یعنی مبشر احمد بنگش کے ساتھ حکومت وقت کیوں اتنی نرمی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کا محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کہ ایسے لوگوں کو بدستور ملازمت پر رکھ کر کیوں حکومت کے خزانے سے بھاری تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔

جناب عالی! میں خود علماء کرام کے وسیلے سے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ قادیانیوں کے خلاف ایک چھان بین کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اندرون ملک اور بیرون ملک مختلف ذرائع سے یہ پتہ چلائے کہ قادیانی کون کون سی جگہ پر حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور یہ کہ ان قادیانیوں کو فی الفور ان عہدوں سے ہٹا کر صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت کی جائے۔ یہاں میں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مرتد قادیانی مبشر احمد بنگش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ صوبہ سرحد کا محاسبہ کرنے میں سرحد کی حکومت بالکل مخلص تھی اور اب بھی ہے مگر قادیانیوں کے اثر و رسوخ اور کلیدی عہدوں اور اونچی سطح پر ہونے کی وجہ سے حکومت وقت کو غلط نقشہ پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ مبشر احمد بنگش کے خلاف مقدمات مارشل لاء کی عدالت میں پیش نہ ہو سکیں۔ اور یہ کہ وہ اپنے جرم کی سزا سے بچ سکیں۔

جناب عالی! اسلام کی بقا اور مسلمانوں کی فلاح کا تقاضا یہ ہے کہ مبشر احمد بنگش کے خلاف فوری کاروائی کر کے سرحد کی حکومت اس کا مقدمہ جلد مارشل لاء کی عدالتوں میں پیش کرے۔ تاکہ مجرموں کو فرار واقعی سزا مل سکے۔ اور ملازمتی قواعد کے تحت مبشر احمد بنگش کو بھی ان کے باقی ساتھیوں کی طرح ملازمت سے معطل کیا جائے۔ اور ضابطے کی کاروائی مکمل کرنے کے بعد ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ کیونکہ ملازمت میں رہ کر وہ زرعی ترقیاتی ادارے میں مزید سازشیں کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ آج کل زراعت کے محکمہ میں سیکرٹری صاحب کے پاس بحیثیت OSD (افسر بکار خاص) کام کر رہا ہے۔ اور روزانہ مختلف اوقات زرعی ترقیاتی ادارے کے صدر دفتر میں جا کر مقدمات کے ریکارڈ کو موجود عملے کے ذریعے ضائع یا تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مبشر احمد بنگش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ صوبہ سرحد سنٹرل جیل پشاور میں ان ملزموں سے ملاقاتیں کرتا رہتا ہے۔ جنہوں نے مجسٹریٹ کے سامنے اپنے بیانات میں چوری کا الزام مبشر احمد پر لگایا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے کا غبن مبشر احمد بنگش کے احکامات پر اس کو رقم دینے کے لئے کیا ہے۔ ان ملزموں کو اپنے بیانات سے مبشر احمد بنگش منحرف کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب عالی! مندرجہ بالا گذارشات آپ کی خدمت میں دین کے ایک سپاہی اور ممتاز عالم دین ہونے کی وجہ سے آپ کی خدمت میں کی ہیں۔ برائے مہربانی اس دینی فریضہ کو پورا کرنے کے لئے آپ سے التماس ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر آپ اپنے دوست علماء کو اکٹھا کر کے ایک وفد کی شکل میں پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے فوری ملاقات کریں۔ اور انہیں ان حقائق اور مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں، تاکہ یہ نیک کام بھی آپ کی کوششوں سے مکمل ہو جائے۔ اور قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی اور ملک کی سطح پر مناسب کاروائی عمل

(باقی ۲۶ پر)

بچوں کا صفحہ

حضرت فضیل ابن عیاض

اسعد قادری

آپ کی ابتدائی زندگی نہایت بھیانک تھی۔ آپ ایک زبردست ڈاکو اور راہزن تھے۔ راہزنی اور ڈاکہ ڈالنے کی وجہ سے خوف و ہراس سے حضرت فضیل کا بہت چرچا تھا لوگ شاہراہوں پر زیادہ تر قافلوں کی صورت میں گذرتے تھے تاکہ حضرت فضیلؒ کے ہاتھوں لٹ نہ جائیں۔

ایک دفعہ آپ ایک مکان کی دیوار پھلانگنا چاہتے تھے کہ کسی قاری کی آواز کانوں میں آئی جو کہ کلام پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ حضرت فضیل نے جب یہ آیت سنی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ (ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خدا کی یاد میں جھک جائیں۔

یہ آیت مبارکہ سن کر حضرت فضیل کے دل کی دنیا بدل گئی۔ ان پُراثر الفاظ نے ان کی جاہلانہ زندگی میں ایک ایسا غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا۔ کہ آپؒ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے گناہوں کی زندگی سے تائب ہوگئے۔ ابھی آپ توبہ ہی کر رہے تھے کہ ہمیں اس طرف سے نہیں جانا چاہیئے کیونکہ یہاں یہاں پر فضیل کے ہاتھوں لُٹ جانے کا ڈر ہے۔ جب حضرت فضیل نے یہ آواز سنی تو ان لوگوں کے پاس آئے جن کو حضرت فضیل سے خدشہ تھا اور ان سے فرمایا کہ فضیل نے خدا کے حضور میں سچے دل سے توبہ کر لی ہے اس لئے آپ بلاخوف خطر گذر جائیں اور فضیل میرا ہی نام ہے اور خدا نے میرے دل کی سیاہی کو نور ہدایت سے منوّر کر دیا۔ بعد میں یہی حضرت فضیل سرتاج اولیاءؒ ہوگئے ہیں کسی نے سچ کہا ہے :۔

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

یہی وہ بزرگ ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چور سے قطب بنے۔ سچ ہے کہ خدا کے کلام میں بڑا اثر ہے۔ اگر معنی سمجھ میں آ جائیں تو اور بھی زیادہ اثر پڑتا ہے۔ بس جب قرآن کی سمجھ آ گئی تو یہی سمجھ عمل کی محرک ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ ہدایت فرما دیتے ہیں۔ بس ہم کو چاہیئے کہ قرآن سمجھ کر پڑھا کریں اور گناہوں سے توبہ کیا کریں۔ پھر انشاء اللہ خدا کی رحمت شامل حال ہو جائیگی کیونکہ خدا کو سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب اس کا بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے پھر خدا تعالےٰ اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ قرآن حکیم میں ہے :۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ۔ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان توبہ کرنے کے بعد ایسا پاکیزہ ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ ایک صابن ہے جس طرح صابن لگانے سے کپڑے اجلے نکھر آتے ہیں۔ اسی طرح توبہ کرنے سے انسان بے گناہ اور پاک صاف ہو جاتا ہے ہمیں بھی خدا کے حضور میں توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

آمین یا الٰہ العالمین۔

عورتوں کا صفحہ

اسعد قادری

عورتوں کے ضروری مسائل

وضو میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے!

وضو میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا ان میں کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ثواب میں کمی ہو جاتی ہے اور ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ ایسی باتوں کو سنّت کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

فرائض وضو چار ہیں۔

۱۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا ۲۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ ان میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ جائیگا یا کوئی جگہ بال برابر سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہو گا۔

مسئلہ: پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور بسم اللہ پڑھنا اور کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا۔ یہ سب باتیں سنّت ہیں۔ ان کے علاوہ اور جو باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔

مسئلہ: جب چاروں اعضاء جن کا دھونا فرض ہے دھل جائیں گے تو وضو ہو جائیگا. چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پہ پانی بہالے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا بارش برستے میں باہر کھڑی ہو جائے اور وضو میں دُھلنے والے اعضا بارش کے پانی سے دُھل جائیں تو وضو ہو جائے گا مگر وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

مسئلہ: ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سُوکھ جائے بلکہ اس کے سوکھنے سے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سُوکھ گیا اور اس کے بعد دوسرا عضو دھویا تو وضو تو ہو جائے گا مگر یہ بات خلافِ سنّت ہے۔

مسئلہ: یہ بھی خلافِ سنت ہے کہ اعضاء وضو دھونے کے بعد اُن پر تر ہاتھ پھیرے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے،

مسئلہ: جب تک کوئی مجبوری نہ ہو وضو خود کرے، کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرتے وقت کوئی دنیاوی بات چیت نہ کرے۔ بلکہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھتی رہے وضو میں پانی حد سے زیادہ نہ بہائے چاہے دریا کے کنارے پر بیٹھی وضو کر رہی ہو اور نہ پانی خرچ کرنے میں اتنی کمی کرے کہ اچھی طرح اعضائے وضو بھی نہ دُھل سکیں۔ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئے، منہ دھوتے وقت پانی زور سے نہ مارے نہ پھونک مار کر چھینٹیں اڑائے۔ منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے بند نہ کرے۔ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلکیں یا ہونٹ

سوکھے رہ گئے یا آنکھ کے کونے میں پانی نہ پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ: انگوٹھی، چھلّے، چوڑی، کنگن وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر اتنے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچانا ضروری اور واجب ہے ناک کی نتھ کا بھی یہ ہی حکم ہے اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت تو ہلانا مستحب ہے اور تنگ ہے تو نتھ کو ہلا کر پانی سوراخ کے اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر ایسا سوکھ گیا کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے یعنی وہ نماز پڑھ لے۔

مسئلہ: کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اس کو چھڑائے بغیر اوپر سے پانی بہالے تو وضو نہیں ہوگا۔ افشاں چھڑا کر منہ دھونا چاہیئے۔

مسئلہ: وضو سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ سورہ انا انزلناہ اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ اے اللہ! کردے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھ کو گناہوں سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے۔

مسئلہ: اگر مکروہ وقت نہ ہو تو وضو سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو وضو کرنے کے بعد دو رکعت اس خلوص کے ساتھ پڑھے کہ ان میں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالےٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف فرما دے گا۔

مسئلہ: اگر ایک نماز کے لئے وضو کیا تھا کہ دوسری نماز کا وقت آ گیا اور پہلا وضو ٹوٹا نہیں تو اس وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر نیا وضو کرے تو بہت ثواب ہے۔

مسئلہ: ایک مرتبہ وضو کیا اور وہ ابھی ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کرے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ: اگر غسل کرتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے اس وضو کے ٹوٹنے سے پہلے دوسرا وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کم سے کم اس وضو سے دو رکعت ہی پڑھ چکی ہو تو پھر دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور ان میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھری اور اس دوا کے نکالنے سے تکلیف ہوگی۔ ایسی حالت میں اگر اس کو نکالے بغیر اوپر ہی اوپر پانی بہا لیا تو وضو ہو گیا۔

مسئلہ: وضو کرتے وقت ایڑی پر یا اور کسی جگہ پانی نہیں پہنچا اور وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے تو اس جگہ پر پانی بہالے فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

مسئلہ: ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا اور کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے بلکہ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیرے اس کو مسح کہتے ہیں اور اگر ہاتھ پھیرنا بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ: اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقّت اور تکلیف ہوتی ہو تو پٹی کے اوپر

(باقی ۱۱ پر)

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے ——— مدیر

نام کتاب: "حسین اور یزید"
مصنف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
قیمت: قسم اول ۱۵ روپے قسم دوم ۱۲/-
ملنے کا پتہ: مکتبہ قادریہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ محلہ محمد پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

مذکورہ بالا کتاب محمود احمد عباسی کی کتاب خلافت معاویہؓ و یزید کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں مولانا لدھیانوی صاحب نے عباسی نظریات کی دلائل کے ساتھ اور جماعت اہلسنت و جماعت کی تحقیقات کی روشنی میں انتہائی متانت و سنجیدگی سے تردید کی ہے اور ثابت کیا ہے۔ کہ محمود احمد عباسی کی یہ نامحمود کوشش کسی حقیقت کا اظہار نہیں ہے بلکہ عباسی اور فاطمی خاندانی چپقلش کا بدترین مظاہرہ ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نیز ثابت کیا ہے کہ عباسی نظریات مجدد الف اوّل حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ اور علمائے محققین امّت اور سلف صالحین کے صریح خلاف ہیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ جو عقیدہ و نظریہ بھی جماعت اہل حق کے خلاف ہو وہ سراسر ضلال و گمراہی ہے۔ خواہ اس پر اثبات پر دلائل کا انبار لگا دیا جائے اور کتاب "حسینؓ اور یزید" اہلسنت و جماعت حضرات علمائے دیوبند کے عقائد و نظریات کی پوری ترجمان ہے اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی ایک بے نظیر تحقیق: اس سلسلہ میں شامل کتاب ہے اس کے علاوہ ایک اور تحقیقی بحث نے اس کتاب کو بہت اہم بنا دیا ہے کہ فرق باطلہ کا نقطۂ آغاز کیا ہے اور ان کے انسداد کی کیا صورت ہے اور اسلام نے اس سلسلہ میں کیا راہنما اصول دئے ہیں تاکہ امّتِ مسلمہ افتراق و انتشار کا شکار نہ ہوسکے اور موجودہ افتراق و انتشار اور فرقہ بندی ان اصولوں کی خلاف ورزی کے نتائج و ثمرات ہیں کتاب ہر لحاظ سے مفید اور اس کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے ضروری ہے۔

تصنیف: الدین الخالص (پہلی قسط)
مصنف: ابوجابر عبداللہ دامانوی
قیمت: ۱۳/۵۰ روپے
ملنے کا پتہ: ابوجابر عبداللہ دامانوی بلاک ۲۶ کوارٹر ۶۱۴، فاروق اعظم روڈ کیماڑی، کراچی۔

اس کتاب کے صہ ۲ پر ایک نوٹ دیا گیا ہے جسے یہاں من و عن نقل کرنا ضروری ہے۔ "اس کتاب کو تبلیغی مقاصد کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر ادارہ یا کتب خانہ اسے بغرض تبلیغ قیمتاً یا مفت شائع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اگر اللہ تعالےٰ کی مدد شامل حال رہی تو ہم بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپا کر مفت ہی تقسیم کریں گے۔ فی الحال اس کتاب کی قیمت بحالت مجبوری رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب صدقہ جاریہ اور نجات اخروی کا بہترین توشہ ہے لہٰذا اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں۔"

زیر نظر کتاب میں ڈاکٹر عثمانی صاحب کے باطل اور مکروہ عقائد و نظریات کا تحقیقی جائزہ لے کر قرآن و حدیث کی رُو سے بہترین انداز میں ردّ کیا گیا ہے۔

عذاب قبر اور راحتِ قبر حق اور سچ ہے اور اس سلسلہ میں احادیث مروی ہیں کہ جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں مگر ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی نے نہ صرف ان سب سے انکار کیا ہے بلکہ قبر میں راحت و عذاب کے قائلین کو کافر قرار دے دیا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے امام احمد بن حنبلؒ و دیگر محدثینؒ علماء دیوبند اور علماء اہل حدیث سبھی کو کافر بنا چھوڑا ہے۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب یہ نیا فتنہ دینداری کے لبادہ میں پھیلا رہے ہیں۔ اس لئے عوام الناس میں بہت سے لوگ اپنی سادہ مزاجی کی وجہ سے ان کے گمراہ کن پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر سلف صالحین اور اکابرین امت کو لعنت ملامت کرنے لگے ہیں۔ اور جب کسی قوم کے چھوٹے اپنے بڑوں پر ملامت شروع کر دیں تو پھر اس قوم کا خدا ہی حافظ۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا۔

ترجمہ: اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو بُرا کہیں گے اور ان پر لعنت کریں گے (رواہ ترمذی مشکوٰۃ المصابیح ص۴۷۰) حضورؐ نے اسے قیامت کی علامت قرار دیا۔

ڈاکٹر عثمانی کا فتنہ پوری امت اسلامیہ کے لئے ایک نیا فتنہ ہے۔ اس سے پیشتر کہ یہ فتنہ اپنے برگ و بر سنوار لے اس کا صحیح اور بروقت اپریشن ضروری ہے۔ بھائی ابو جابر عبد اللہ دامانوی نے نہایت مناسب وقت پر صحیح قدم اٹھایا ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرے (آمین)

دامانوی صاحب نے ڈاکٹر عثمانی کے باطل عقائد و نظریات کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ الدین الخالص پہلی قسط اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں قرآن و حدیث سے قبر کے عذاب اور راحت کو ثابت کر کے عثمانی صاحب کے نظریات کا پردہ چاک کر دیا ہے انشاء اللہ یہ کتاب متلاشیان حق و صداقت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اور مخیر حضرات کو اس سلسلہ میں دل کھول کر مدد کرنی چاہئے تاکہ حق و صداقت کی آواز ہر کان تک پہنچ سکے۔ اللہ ہمیں سب کو اپنی مرضیات کا پابند بنائے اور دین مبین کی ترویج و اشاعت میں ہر ممکن تعاون کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

بقیہ : احادیث الرسولؐ

لئے کچھ کمی کر دی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سائے کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے کہ جس روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی شریف)

بقیہ : ایڈیٹر کی ڈاک

میں لائی جائے۔ اور یہ کہ قادیانی مبشر احمد بنگش سابق مینجنگ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی ادارہ کے خلاف فوری کاروائی عمل میں لائی جائے: تاکہ مسلمان اور حکومت پاکستان اس قادیانی کی مزید سازشوں سے بچ سکیں۔ چونکہ میرا صدر پاکستان تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اگر آپ وفد کی شکل میں مجھے بھی ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے شامل کروانا چاہتے ہیں۔ تو میں بمعہ مکمل دستاویزی ثبوتوں کے آپ کے ہمراہ اپنی زبانی صدر مملکت کو سب کچھ بتانے میں فخر محسوس کروں گا اور اسے اسلام کی راہ میں ایک جہاد فی سبیل اللہ سمجھوں گا۔

طبّی مشورے

براہ راست جواب کے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی شیرانوالہ گیٹ لاہور

ڈکار

س: نو دس مہینے سے میرا معدہ خراب ہے۔ دو تین لقمے کھاتے ہی پیٹ میں ہوا جمع ہو کر چار پانچ گھنٹے تک شدید ڈکاریں آتی ہیں اور سانس لینے کے ساتھ پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر بھی کرتا ہے۔ اور دل گھبرانے لگتا ہے۔ بہت دیسی اور انگریزی علاج کرایا۔ ایک ٹیڈی پیسہ شفا نہیں پایا۔ آپ بذریعہ خط فوراً کوئی علاج بتائیں۔

(محمد سلام وودانہ دلی خیل ضلع کرک)

ج: خاں صاحب! بذریعہ خط جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجنا ضروری ہے۔ آپ روزانہ صبح دوپہر شام کھانے کے بعد جوارش کمونی ۳ ماشہ، جوارش زرعونی ۳ ماشہ کھایا کریں۔ مزید مشورے کے لئے جوابی لفافہ بھیجیں۔

معدہ کے زخم

عرصہ دو سال سے بیمار ہوں ڈاکٹروں سے بہت علاج کرایا، ٹھیک نہیں ہوا۔ ۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۳ء میں مجھے یرقان ہوا۔ اب مجھے پیشاب کی بھی تکلیف ہے۔ چار ایکسرے ہوتے ہیں جن کے مطابق میرے معدہ میں زخم ہیں میرے ایک بزرگ دوست مری ہسپتال میں ڈسپنسر ہیں انہوں نے آپ کا پتہ دیا اور آپ سے مشورہ کرنے کو کہا ہے اس مہینے میری شادی بھی ہونے والی ہے۔ دل میں جلن رہتی ہے۔ گرمی بہت زیادہ ہے۔ اس وقت بھی یرقان کی شکایت ہے۔ میری عمر ۲۳ سال ہے اور جنرل ہسپتال میں کلرک ہوں۔ اگر لاہور آنا ہوا تو آپ سے ملاقات بھی کروں گا۔ براہ کرم مجھے مشورہ دیں یا دوائیں بھیج دیں میں پیسے روانہ کر دوں گا۔

(محمد ذوالفقار اکاؤنٹ کلرک جنرل ہسپتال راولپنڈی)

ج: آپ کو سب سے پہلا مشورہ یہ ہے کہ شادی کم از کم چھ مہینے کے لئے ملتوی کر دیں اور اپنا باقاعدہ مستقل مزاجی سے علاج کرائیں۔ براہ راست جواب صرف جوابی لفافہ موصول ہونے پر دیا جاتا ہے۔ آپ علاج کرانا چاہیں تو ایکسرے رپورٹیں وغیرہ ہمراہ لا کر خود تشریف لائیں۔ بندہ (جمعرات کے سوا) ہر روز بارہ بجے دوپہر تا آٹھ بجے رات اپنے مطب واقع نواں محلہ اندرون شیرانوالہ دروازہ میں مل سکتا ہے۔

بالوں کی سفیدی، صابن کا بدل

س: خدام الدین کے کسی گزشتہ شمارے میں آپ نے سفید بالوں کو سیاہ کرنے کا نسخہ لکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے صابن استعمال نہ کرنے کا مشورہ بھی دیا تھا۔ میں روزمرہ ورزش کرتا ہوں اور روزانہ ہی نہاتا ہوں۔ مشورہ دیں کہ صابن کے بجائے کیا چیز استعمال کی جائے جس سے جسم کی میل کچیل صاف ہو جائے۔ کیا آپ کا نسخہ استعمال کرنے سے بال جڑ سے سیاہ ہو جائیں گے یا صرف اوپر سے سیاہ ہوں گے؟

ظہیر احمد بابر، ملتان شہر

ج: بالوں کی سفیدی دو

(باقی ۱۸ پر)